رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے علمی تحائف میں ایک تحفہ جناب مقصود احمد کامران صاحب نے ہمیں عنایت کیا ہے اور یہ ہے ایک کتاب بعنوان

''قاضی ابو یوسف حیات اور علمی کارنامے''، تالیف علامہ شیخ زاہد الکوثری، ترجمہ وتحقیق مولانا منظر الاسلام ازہری، یہ کتاب نومبر ۲۰۱۲ء میں کراچی سے دار النعمان نے شائع کی ہے جبکہ اس سے قبل نومبر ۲۰۱۱ء میں یہ دہلی سے چھپی تھی۔ کتاب اپنے ثوب اصلی (عربی) میں ۱۹۹۸ء میں ڈاکٹر علی محمد عمر کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ خانجی مصر سے شائع ہوئی تھی۔

جیسا کہ مترجم موصوف مولانا منظر اسلام ازہری صاحب زید مجدہ نے اپنے پیش لفظ میں ذکر کیا ہے کتاب کا اردو ترجمہ کتابوں کے دلدادہ ہمارے پیر بھائی جناب امجد جاوید صاحب کے ایماء پر کیا گیا اور اس کی اشاعت بھی ان کی مسلسل فہمائش پر کی گئی ہے۔ جناب منظر اسلام صاحب کیرولینا امریکہ میں مقیم ہیں اور اسلامک اکیڈمی آف نارتھ کیرولینا سے وابستہ ہیں۔ کتاب کے مندرجات میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب، تاریخ پیدائش کی تحقیق، آپ کا زمانہ تعلیم وتعلم، آپ کے مشائخ / اساتذہ، اجتہادی شان، آپ کے تلامذہ، آپ کی تصنیفات بعض حکایات اور دیگر سوانحی مواد شامل ہے۔ کتاب کارڈ بائنڈنگ کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپی ہے اور کیوں نہ چھپتی جبکہ اس میں ''دو......لار'' کی قوت کارفرما ہے۔ ہم تو یک لار کے بھی متحمل نہیں اس لئے ہمارا یہ غریب سا پرچہ اور چند رسائل سستے سے کاغذ اور معمولی نوعیت کی طباعت ہی سے گزر پاتے ہیں۔ ہم اپنے محترم دوست جناب امجد جاوید صاحب کو اور دیگر دوستوں کو اس موقع پر ایک لطیفہ سنانے کے موڈ میں ہیں، کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص قطار (ٹرین) میں سفر کر رہا تھا، اور اس کے پاس گھی کا ایک کنستر بھی تھا جسے رکھنے کی اسے رش میں جگہ نہ ملی تو اسے اس نے

☆اذا یئس الانسان طال لسانہ......کسور مغلوب یصول علی الکلب☆

اس ہینڈل سے اٹکا دیا جو گاڑی روکنے کے لئے کھینچا جاتا ہے، ہینڈل کنستر کے وزن سے کھچ گیا اور کچھ ہی دیر میں ٹرین رک گئی۔ ٹرین بابو اس تلاش میں نکلے کہ جنگل میں ٹرین کس نے اور کیوں رکوائی ہے۔ ڈھونڈتے ڈھانڈتے اس ڈبے میں آ دھمکے تو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ ہینڈل سے گھی کا کنستر لٹک رہا ہے۔ بڑے غصہ سے پوچھا کس کا ہے؟ اس غریب دیہاتی نے کہا۔ میرا ہے سائیں میرا ہے۔ کہنے لگے بے وقوف آدمی یہ تم نے کیا کیا۔ کہا باؤ جی کیا ہوا میں نے تو نیچے جگہ نہ ہونے کے باعث ذرا اوپر اٹکا دیا تھا۔ مگر آپ باؤ جی غصے میں کیوں ہیں؟ کہا عجیب آدمی ہو۔ اس کی وجہ سے ٹرین رک گئی ہے۔ اس دیہاتی نے کہا اچھا تو ٹرین اس وجہ سے رکی ہے؟ انہوں کہا ہاں...... دیہاتی نے بڑی سادگی سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ باؤ جی فیر ویکھیاں نے دیسی گھیو دیاں طاقتاں......

(یعنی دیسی گھی کی طاقت آپ نے دیکھی کہ چلتی ٹرین اس نے روک دی......) مزید کسی تبصرے کے بغیر ہمیں اس موقع پر حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مصرعہ بھی یاد آ رہا ہے جو ہم جیسے لوگوں کے لئے بڑا ہی ہمت افزاء بھی ہے اور سبق آموز بھی۔ وہ فرماتے ہیں۔

روکھی سوکھی کھا فریدا ٹھنڈا پانی پی دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائیو جی

بہر حال کتاب خوبصورت بھی ہے اور نفیس بھی...... اور نفیس شخصیات پر نفیس شخصیات کو اسی طرح نفیس کتابیں شائع کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کو جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔ (آمین) کتاب ملنے کا پتہ یہ ہے:

مکتبہ قادریہ، نزد پرانی سبزی منڈی، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

دوسرا تحفہ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کی کتاب ''عقائد وارکان'' کا ہے۔ پانچ سو سے زاید صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبہ جمال کرم لاہور نے شائع کی ہے۔ اور اس کی قیمت صرف ۲۰۰ روپے درج ہے۔

☆......ھر کہ دست از جان بشوید......ھر چہ در دل دارد بگوید......☆